قسط نمبر (۴) رشحاتِ قلم: شیخ الحدیث حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ

حرمین الشریفین میں میری پہلی حاضری

پینتالیس سال قبل سفر حج کے احوال و مشاہدات لکھی گئی ڈائری کے اوراق

سفر عشق کا دوسرا مرحلہ : کراچی سے درِ حبیبؐ کی چوکھٹ تک

پینتالیس سال قبل میری پہلی حرمین الشریفین حاضری کے سلسلہ میں مارچ کے شمارہ میں حرمین الشریفین سے میرے بھیجے ہوئے خطوط اور جواب میں حضرت والد ماجد قدس سرہ کے والا نامے شائع ہوئے ہیں جس سے قیام حرمین کے حالات پر اجمالی روشنی پڑتی ہے۔ قارئین نے اسے بے حد پسند کیا' سفر کے دوران ایک چھوٹی سی جیبی ڈائری میں ضروری حالات روزنامچہ کی شکل میں نوٹ کرتا رہا مگر وہ ڈائری تلاش کے باوجود نہیں مل رہی تھی' مارچ کے شمارہ میں سفر حج کی مراسلاتی رپورٹ پڑھ کر کسی اللہ کے بندہ کی دعا قبول ہوئی اور گمشدہ ڈائری کاغذوں کے انبار سے مل گئی اور آج الحمدللہ اس ڈائری کے نوٹس نذر قارئین کئے جا رہے ہیں۔ واضح رہے کہ اس وقت ۲۴۔۲۵ سال کے عمر میں احساسات میں نہ وہ پختگی تھی نہ تاثرات میں گہرائی جبکہ تحریر کا بھی کوئی تجربہ نہیں تھا نہ اس کی اشاعت کا تصور تھا' ڈائری کے ایک ہی صفحہ پر یادداشت کو محدود کرنا پڑتا' پینتالیس سال کے بعد اب وہ نقشے بدل گئے اصاغر' اکابر اور اکابر اپنے وقت کے آئمہ رشد و ہدایت بن گئے ہیں' وسائل انتہائی محدود اور سہولتیں عنقا تھیں مگر میں انہی نقوش اور مناظر کو تقریباً نصف صدی بعد اپنے قارئین کو دکھانا چاہتا ہوں اس لئے ڈائری میں جو کچھ لکھا گیا ہے وہ حک و اضافہ اور ترمیم کئے بغیر اصل شکل میں پیش ہے۔ کسی ضروری تشریح اور توضیح کو حاشیہ میں رکھا گیا ہے۔ [(مولانا) سمیع الحق]

۷رفروری ۲۰ررمضان المبارک یوم الجمعۃ: ہمارے ملک میں ۲۰ررمضان سے اور یہاں ۲۲ رمضان سے جمعۃ المبارک ہے۔ مواجہہ شریف میں بیٹھ کر حضرت والد صاحب' مولانا شیر علی شاہ اور دیگر احباب کو خطوط لکھے جمعہ کی نماز شیخ عبدالعزیز نے پڑھائی۔ منبر نبوی پر بیٹھ کر عرب خطیب کا خطبہ ایک شاندار خطبہ تھا۔ خطیب منبر شریف کے اونچی سیڑھی پر بیٹھے تھے۔ اغوات (۱) میں سے ایک خادم نے منبر کا دروازہ خطیب کے لئے کھولا' ہمارے ساتھ

(۱) مسجد نبوی کیلئے وقف کئے گئے خدام کا ایک خاص طبقہ اس نام سے موسوم تھا' افریقہ کے بعض علاقوں سے ان کا تعلق تھا' نفسانی خواہشات اور آلائشوں سے انہیں دور رکھنے کیلئے خصوصی طریقوں سے ان کی پرورش کی جاتی تھی۔ اب یہ لوگ ایک آدھ حرم شریف میں نظر آتے ہیں۔

روضۃ من ریاض الجنۃ میں نائیجیریا کے وزیر اعظم ابوبکر اوبیلو مراکش یا مغرب اقصیٰ کے شاہ حسن اور اس کے وزراء و متعلقین بھی تھے' اول الذکر کئی دنوں سے نمازوں میں شرکت کرتا ہے اور ثانی الذکر کل سے ____ یہ لوگ مسجد سے باہر فندق قصر المدینۃ میں ٹھہرے ہیں۔

ایاز محمود سے بھی آگے: شہنشاہ دو جہان اور سید الکائنات ﷺ کی بارگاہ میں شاہ و گدا ایک ہیں۔ نماز فجر کے بعد شاہ حسن مصلی رسول اللہ ﷺ پر بیٹھے رہے کہ وقت اشراق ہونے پر نفل پڑھ لے اکثر لوگ نادانی سے طلوع شمس کا انتظار کئے بغیر اس مصلی پر نماز پڑھتے رہتے ہیں یہ نہیں جانتے کہ یہ وقت مکروہ ہے۔ اس دوران ایک پراگندہ حال پھٹے پرانے بوسیدہ کپڑوں میں ملبوس ایک شخص جو افریقی لگ رہا تھا' انتظار میں کھڑا۔۔۔۔۔۔۔ کہ مصلی خالی ہو تو نفل پڑھ لوں۔ بالاخر اس سے نہ رہا اور بادشاہ کو پیچھے دھکیل کر اس کے زانوں میں کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگا۔ یہاں ایاز محمود سے بھی ایک قدم آگے ہو کر رب کائنات کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہو رہا تھا۔ یہ ایک عجیب نظارہ دیکھنے میں آیا۔

۸ر فروری بروز ہفتہ ۲۳ ر رمضان المبارک:

تسجیل پاسپورٹ کے لئے فوٹو لئے' فوٹو گرافر کی دوکان میں عریاں اور فحش فوٹو لگے دیکھ کر بے حد دکھ ہوا۔ مولانا عبدالحق (۱) اور مولانا لطف اللہ صاحب (۲) دفتر رجسٹریشن ساتھ گئے مگر نیا آرڈر آیا تھا کہ حج کے ویزے والوں کو بلا تسجیل چھوڑیں۔ ہمیں بھی رجسٹریشن کرائے بغیر چھوڑ دیا۔ مولانا عبدالغفور صاحب عباسی کے گھر کے سامنے مکان میں کوئی پاکستانی ہے' ان کے گھر میں لگے ریڈیو سے پاکستانی' ہندی گانوں کی آواز آرہی تھی بعض جگہ عربی ریڈیو بج رہے تھے۔ جی چاہتا ہے کہ کم از کم صاحب مدینہ علیہ الصلوۃ والسلام کے مدینہ میں تو یہ چیزیں نہ ہوں ____

اہل مدینہ کی خوبیاں: مگر اس کے ساتھ ساتھ اہل مدینہ کی تواضع' خوش اخلاقی' مہمان نوازی' عجز و انکسار کو دیکھ دیکھ کر طبیعت باغ باغ ہو جاتی ہے کہ مجاورین رسول کو ایسے ہی اخلاق بجتے ہیں۔ پاسپورٹ آفس میں بھی دفتری عملہ کی عجیب خوش اخلاقی دیکھنے میں آئی۔

۹ر فروری بروز اتوار ۲۴ر رمضان المبارک: طبیعت زیارت مسجد حرام اور عمرہ ادا کرنے کیلئے بیقرار تھی' نماز فجر کے بعد جانے کا ارادہ تھا مگر بعض احباب نے پابندی کے امکانات اور پاسپورٹ کی مشکلات کا خدشہ ظاہر کیا تو ارادہ فسخ کیا بعد از عید ان شاء اللہ کوشش کی جائے گی۔ پیدل مسجد قبا گئے ____ **لمسجد اسس علی التقویٰ**۔ راستہ میں کھجور کے باغات میں کچھ دیر بیٹھ گئے اور عہد سعادت اور خیر القرون کو حسرت سے یاد کرتے رہے۔ خیر و برکت

---

(۱) حضرت مولانا عبدالغفور عباسی کے فرزند اکبر (۲) مولانا کے بھتیجے

کا وہ عہد جو پھر کبھی واپس نہیں ہوگا۔ مسجد قباء میں ۴ رکعت نفل پڑھے' مناجات مقبول کی منزل پڑھی اور دل سے دعائیں کرتے رہے کہ شاید اللہ تعالیٰ دل کی حالت بھی بدل دے ___ مسجد قباء سے باہر بیر اریس (۱) کی زیارت کی جس پر تیل سے چلنے والا پانی کا پمپ لگا ہوا تھا۔

واپسی بھی پیدل ہوئی دور تک مدینہ منورہ کی پختہ عمارات اور بنگلوں کا سلسلہ چلا آ رہا تھا۔

۱۰ رفروری بروز پیر ۲۵ ررمضان المبارک:

عمرہ رمضان بیت اللہ کی پہلی حاضری: بالآخر رمضان میں اللہ تعالیٰ نے عمرہ کی سعادت حاصل کرنے کا موقعہ عطا فرما دیا۔ الشیخ المؤقر عبداللہ بن باز نے اپنی مہر اور دستخط سے خصوصی ورقہ دیا کہ راستہ میں آنے جانے میں رکاوٹ کے موقع پر یہ کام آئے۔ عربی ٹائم کے تقریباً ایک بجے صبح بذریعہ موٹر مکہ مکرمہ روانہ ہوا۔ جدہ تک کرایہ ۱۲ ریال تھا۔ اس سے قبل مولانا مدظلہ کے مکان میں غسل کیا اور احرام کی چادر باندھ کر مصلی نبوی پر دوگانہ ادا کیا پھر مواجہ شریف میں کھڑے ہو کر قبولیت عمرہ اور مغفرت کی دعا کی۔ آبار علی یعنی ذوالحلیفہ میں جہاں حضور ﷺ احرام باندھتے تھے' احرام کا دوگانہ پڑھ کر نیت احرام کیا اور تلبیہ کیا' گاڑی میں ڈرائیور اور دو ساتھی روزہ سے نہیں تھے اور سگریٹ پی رہے تھے' جو شاید رخصت سفر سے فائدہ اٹھا رہے تھے' راستہ میں حسیف مسجد۔ الحمراء۔ قریۃ نخیل۔ العالیہ وغیرہ کے سائن آ رہے تھے۔ بعض دیہات کھجوروں کے باغات سے ڈھکے ہوئے تھے' سڑک کے کنارے خس وخاشاک سے ڈھکی ہوئی دکانیں

---

(۱) ایک یہودی جس کا نام اَریس تھا' اس کے نام سے منسوب ہے' یہ کنواں مسجد قباء سے دو سو فٹ کے فاصلہ پر مغرب کی جانب ہے۔ اس کا پانی نہایت لطیف اور شیریں ہے' احادیث میں آتا ہے کہ رحمت کائنات ﷺ نے اپنا لعاب دہن اس میں ڈالا تھا ___ اسی کنوئیں میں سیدنا عثمان ذی النورین ؓ کی انگوٹھی گری تھی۔ سیدنا عبداللہ بن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ تاجدار مدینہ ﷺ کے دستِ اطہر میں جو انگوٹھی ہوا کرتی تھی' وہ آپ ﷺ کے بعد سیدنا ابوبکر صدیقؓ کو اور ان کے بعد سیدنا عمر فاروقؓ کو پہنچی۔ ان کے بعد وہ انگوٹھی چھ سال تک سیدنا عثمانؓ کے ہاتھ کی زینت بھی رہی۔ مگر ایک دن سیدنا عثمانؓ بیر اَریس پر بیٹھے حسب عادت انگوٹھی پھرا رہے تھے کہ کنوئیں میں گر گئی۔ مسلسل تین دن تک جدوجہد کی جاتی رہی' سارا پانی بھی نکالا گیا۔ مگر انگوٹھی نہ ملنی تھی نہ ملی۔ یہ انگوٹھی چاندی کی تھی اور اس پر محمد رسول اللہ لکھا ہوا تھا جس کی ترتیب اس طرح تھی۔

اللہ

رسول

محمد

انگوٹھی کا گم ہونا تھا کہ فتنوں کا سیلاب اُمڈ پڑا اور مسلمانوں کا شیرازہ تار تار ہو کر بکھر گیا۔ یقینی بات ہے کہ اس مقدس انگوٹھی میں ضرور کوئی اسرار پنہاں تھا۔ جس طرح حضرت سلیمانؑ کی انگوٹھی گم ہونے سے مملکت میں افراتفری بپا ہوگئی تھی۔ بیر اَریس میں سیڑھیاں تھیں جن کے ذریعہ کنوئیں میں اترنا اور وضو کرنا آسان تھا ___ مورخ ابن نجار فرماتے ہیں' اس کی گہرائی ۲۱ فٹ۔ عرض ۸ فٹ اور قریباً ۵ فٹ پانی تھا۔ اور کنوئیں کی جس منڈیر پر رسول اللہ ﷺ اور آپؐ کے خلفاء بیٹھے تھے اس کی بلندی ۴ فٹ تھی۔ ۱۴۱۷ھ میں اس کی تجدید کی گئی اور اس کی سیڑھیاں بھی بند کر دی گئیں۔

تھیں' دس منٹ کم آٹھ بجے سعودی ٹائم پر بدر شریف پہنچے۔ موٹر ٹھہرائی اور ساتھیوں کو ظہر کی نماز پڑھائی۔ ۱۵۔۲۰ منٹ کے بعد بدر سے روانہ ہوئے۔ سوا نو بجے رابغ پہونچے۔ ریتلی زمین نخلستان اور دونوں طرف پختہ اور کچی آبادی تھی۔ نماز عصر کے قریب جدہ پہونچے اڈہ میں نماز عصر ادا کی' ایک موٹر مکہ جانے کے لئے تیار تھی' ۴ ریال پر اس میں مکہ روانگی ہوئی' پون گھنٹہ میں مکہ مکرمہ پہونچے ایک دوست جو کہ جدہ کے ڈرائیور نے رہنمائی کی۔ مسجد حرام سے باہر افطار کے لئے کچھ خریدا۔

<u>کئی فرحتوں میں دیدار بیت اللہ:</u> داخل ہوتے ہی موذن نے اللہ اکبر اللہ اکبر کی صدا بلند کی' ایک شخص نے زمزم کا چھوٹا سا کوزہ پکڑایا' کھجور اور زمزم سے بیت اللہ کو دیکھتے ہوئے افطار کیا۔ کتنی فرحتیں اور مسرتیں یہاں بیک وقت جمع ہوگئیں۔ حضورﷺ نے روزہ دار کو دو فرحتوں کا مژدہ سنایا ہے کہ **للصائم فرحتان. فرحة عند فطره وفرحة عند لقاء ربه** روزہ دار کیلئے دو گونہ خوشیاں ہیں ایک تو روزہ کھولنے کے وقت خوشی اور دوسری خوشی اس کے بدلے اپنے رب کی ملاقات کی ___ آج میرے سامنے پیاس بجھانے کیلئے ٹھنڈے زمزم سے افطار کی فرحت دوسری فرحت نظروں کے سامنے اللہ کے بیت کی پہلی جھلک اور اللہ سے امید ہے کہ وہ تیسری فرحت لقاء رب یعنی اپنے دیدار کی لذت و سرور سے بھی نواز دے گا۔ **وما ذلک علی الله بعزیز**

سکون اور اطمینان کی ایسی کیفیت میں ڈوب گیا کہ شاید اسے کوئی بھی کبھی بھی بھول نہ سکے ___ افطار کے بعد نماز مغرب پڑھی اور عمرہ کے مناسک میں لگ گئے۔ طواف عمرہ شروع کیا' رکن یمانی کو حجر اسود سمجھ کر بوسہ دیا اور بیت طواف کی۔ مگر وہی ان پڑھ عرب دوست کام آیا اس نے رہنمائی کی اور حجر اسود کی نشاندھی کی' یہاں تو جنید و شبلی اور رازی و غزالی بھی حواس کھو بیٹھتے ہیں ہم کس شمار و قطار۔ سنا ہے کہ مناسک حج کے امام ملا علی قاریؒ بھی حواس کھو بیٹھے تھے' اور استلام حجر اسود کے بعد الٹے ہاتھوں طواف کا آغاز کیا کسی کے سمجھانے پر صحیح سمت میں چل پڑے۔

سعی کے اختتام پر مروہ سے باہر ایک حجام کی دکان پر حلق کروایا۔ وہاں سے اس عرب ساتھی کے ساتھ ایک ہوٹل جا کر کھانا کھایا' احرام کی چادریں تبدیل کیں اور حرم پاک میں تراویح کی سعادت حاصل کی اور رات کو رکن یمانی کے سامنے برآمدہ میں سویا۔ **فالحمدلله علی توفیقه العمرة فی رمضان** اللہ تعالیٰ حضور اقدسﷺ کے اس ارشاد کا مصداق ہمیں بھی بنادے۔ **عمرة فی رمضان تعدل الحج معی.** رمضان میں عمرہ کی فضیلت میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے۔

<u>۱۱ر فروری منگل:</u>

<u>جعرانہ اور تنعیم کی میقاتیں:</u> صبح جعرانہ جا کر حضور اقدسﷺ کی مسنون میقات سے احرام باندھا، میقات تنعیم سے جعرانہ دور پڑتا ہے اس لیے گاڑیوں والے تنعیم کو چھوٹا عمرہ اور جعرانہ کو بڑا عمرہ کہکر سواریوں کو بلاتے ہیں، ایک

ریال آنے جانے کا کرایہ ہوتا ہے، جعرانہ تک سڑک پختہ اور شاندار تھی، جعرانہ کے مسجد سے عمرے کا احرام باندھا۔

جبل نور کے سایہ میں: راستہ میں جبل نور کے نیچے ٹیکسی خراب ہوگئی اسطرح الحمدللہ جبل نور کے نیچے کافی دیر تک بیٹھنے کی سعادت غیرارادی مل گئی۔ دور سے کچھ لوگ پہاڑ پر چڑھتے ہوئے غار حرا کی طرف جاتے ہوئے دکھائی دیئے واپس مسجد حرام آ کر طواف اور سعی کی اور حلق کیا۔

عطر جی مکہ میں عطر جی کے نام سے عطریات کی تجارت کرنے والے مشہور کمپنی کے مالک ہمارے مردان کے جناب حاجی محمد عالم ہیں ان کے خاندان کے کئی افراد دارالعلوم حقانیہ سے پڑھے ہوئے اور حضرت والد ماجد سے گہری وابستگی رکھتے ہیں ان سے کل ملاقات ہوگئی تھی اور گھر آنے کا اصرار کر رہے تھے وہ الحوافر میں اپنے شاندار مکان لے گئے بڑے تکلف اور اکرام کا مظاہرہ کیا بعد از عصر ایک کابلی بزرگ دوست کے ساتھ دوبارہ عمرہ کا احرام باندھنے کے ارادے سے تنعیم گیا اور مسجد سیدہ عائشہؓ سے احرام باندھ کر مسجد حرام آئے اور قبل از مغرب طواف وسعی وحلق سے فراغت حاصل کی اور حرم شریف میں افطار کیا اور طواف میں حجر اسود کے استلام کے دوران بار بار چومنے اور ملتزم پر حاضری کی سعادت حاصل ہوئی۔

۱۲ رفروری بدھ:

مکہ سے مدینہ: آج مدینہ منورہ واپسی ہے جی چاہتا تھا کہ روانگی سے قبل بھی ایک الوداعی عمرہ کا موقع ملے چنانچہ صبح صبح تنعیم جانا ہوا اور عمرہ کا احرام باندھ کر حرم شریف میں عمرہ کے مناسک ادا کئے، فراغت کے بعد بارہ بجے کے قریب بذریعہ ٹیکسی جدہ آیا اڈہ میں ڈرائیوروں کی کھینچا تانی اور دلالی کے مناظر دیکھنے میں آئے دس ریال پر ایک شاندار گاڑی میں ساڑھے چار گھنٹے میں افطار کے وقت مسجد نبویؐ پہونچا راستہ میں ایک ٹیکسی الٹ گئی تھی اور اس میں زخمی ہونے والی خاتون کا صبر اور ایمانی حوصلہ اور استقامت قابل دید تھی۔

۱۳ رفروری جمعرات یکم شوال (یوم العید السعید فی جوار الرسول الاکرم ﷺ)

رات کو مسجد نبوی ﷺ میں تراویح کے باوجود سحری کے وقت عید کا اعلان ہوا معتکفین کے ڈیرے اٹھوا دیئے گئے ہم قریب ہی حیدری معلم کے مکان میں اپنے رفقاء کے کمرے میں گئے وہاں سے مولانا عبدالغفور مدنی کے مکان میں آ کر غسل کیا اور کپڑے تبدیل کئے مسجد آئے جہاں نماز فجر کے بعد تھوڑے تھوڑے وقفہ سے مکبّرین لاوڈ سپیکر سے اللہ تعالیٰ کی تکبیر، تحمید وتمجید اور تسبیح کے نعرے عجیب انداز سے بلند کرتے رہے۔بسم اللہ اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر وللہ الحمد مسجد کھچا کھچ بھر گئی تھی لوگوں نے خود بھی اور ساتھ لائے ہوئے بچوں کو بھی بہترین لباس پہنایا تھا ہر طرف خوشبو اور انوار ظاہری وباطنی کی بارش ہو رہی تھی، سورج طلوع ہوتے ہی نماز عید پڑھائی گئی اور اس کے بعد فصیح وبلیغ خطبہ دیا گیا۔ اس کے بعد جنت البقیع جا کر حضرات صحابہ واہل بیتؓ کے قبور پر حاضری دی، اور عید کی مناسبت سے

انہیں منزل رفیع اور جنت بقیع نصیب ہونے کی تبریک وتھنیت پیش کی۔ فارغ ہو کر اپنی رہائش گاہ یعنی حضرت شیخ عباسی کے مکان پر آگئے اور پر تکلف ناشتہ میں شریک ہوئے حلاوہ (مٹھائی) اور خوشبو سے عید کے موقع پر خاطر مدارت یہاں ہر گھر کا دستور ہے ہم بھی حضرت مدظلہ کے ساتھ کئی حضرات کے گھر مبارکباد دینے گئے

۱۱شوال مطابق ۲۲رفروری:

بقیع الغرقد یا جنت ارضی: بعد از عصر بقیع الغرقد گیا ایک طفل کو چند آدمی دفنا رہے تھے میں نے بھی مٹی دی کا ش اس رحمتوں والی گرد وغبار کے لگنے سے میری بھی مغفرت ہو۔ اب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید الدار کے قبر مبارک کی طرف جا رہا ہوں درمیانی پختہ پگڈنڈی کے دونوں طرف بقیع کے گوشہ گوشہ میں علم وعرفان، جہاد وعمل کے درخشندہ آفتاب و ماہتاب چھپے ہوئے ہیں۔

یہ بلبلوں کی صبا مشہد مقدس ہے قدم سنبھال کے رکھیو یہ تیرا باغ نہیں

دنیا کے کسی گوشہ میں ایسا خطہ نہیں جس کے ذرہ ذرہ میں ایمان وعمل کی ایک تاریخ محفوظ ہو وہ سامنے حضرت عثمانؓ خلیفہ ثالث ہیں اور ان کے شمال میں حضرت سیدتنا حلیمہ سعدیہ مرضعۃ الرسول علیہ الصلوۃ والسلام محو خواب ہیں جن کے قبر پر فاتحہ پڑھنے والوں کا جھمگٹا ہے۔ صلوۃ وسلام ہو تم پر اے مرضعہ الرسول تم کتنی خوش قسمت خاتون ہو، خدا کو تیرے بخت کو اوج کمال تک پہونچانے کونسی ادا پسند آئی۔ یہاں ازواج مطہرات ہیں، یہاں بنات رسول ہیں، عائشہؓ، فاطمہؓ جیسی خواتین بنات حوا نے کبھی نہ جنی ہونگی یہاں اہل بیت اطہار ہیں یہاں حسن وعباس، امام جعفر صادق، امام باقر، امام زین العابدین، آرام فرما ہیں **اللھم صلی علی محمد وعلی آله الطیبین الطاھرین** یہ طیب وطاہر ہیں ان پر خدا کی رحمتیں اور برکات نازل ہوں وہ ہمارے دائیں جانب جنوبی سمت میں جو حظیرہ القدس ہے اس میں سیدنا ابراہیم جگر گوشہ رسول محو استراحت ہیں **انا بفراقک یا ابراھیم لمحزونون** اس گمنام اور مندرس احاطہ میں عبدالرحمان بن عوف فقیہ الامۃ عبداللہ بن مسعود مہاجر اول عثمان بن مظعون اور دوسرے نفوس قدسیہ ایک محتاط اندازے کے مطابق اس بہشت خاکی میں تقریباً دس ہزار صحابہ کرامؓ محو استراحت ہیں۔

علم وعرفان اور دعوت وجہاد کے احسانات سے جنہوں نے عالم انسانیت کو زیر بار بنا دیا ہے، وہ آگے انکے قریب میں دارالہجرۃ مدینہ طیبہ کے امام سیدنا حضرت امام مالکؒ اپنے شیخ ومرشد حضرت نافعؒ کے قدموں میں آرام فرما ہیں حدیث وفقہ کے امام تم نے مدینہ طیبہ کی سکونت سے زندگی اور موت دونوں میں خوب فائدہ اٹھایا یہاں کے آداب تمہیں مستحضر تھے، تم نے علم وحکمت کی دنیا کو روشن کیا تم پر سلام اور رحمتیں ہوں وہ ایک احاطہ میں شہداء ہیں جو **من المومنین رجال صدقوا ماعاھدوا الله علیه فمنهم من قضیٰ نحبه ومنهم من ینتظر وما بدلوا تبدیلاً، بل احیاء عند ربهم ولکن لاتشعرون** کے مصداق ہیں۔ وہ دروازے پر مشرقی جانب ایک گوشہ میں عمات رسول ہیں صلوۃ

وسلام ہو نبی کریم ﷺ کے قرابت والوں پر یہاں قدم بقدم صحابہ رسول ﷺ ہیں ائمہ کرام اہل اللہ واولیاء اللہ تابعین، تبع تابعین، علماء وصلحاء کی ایک دنیا یہاں بسی ہے۔ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے دست پاک پر بیعت کر کے انکے طوق غلامی کو اپنانے والوں کی یہ کتنی وفادار وفا شعار جماعت ہے کہ بعد الموت بھی حضور ﷺ کے قدموں میں پڑے ہیں اور اس جہاں فانی میں جب سب رشتے کٹ جائیں گے یہ وفادار و تابعدار جماعت حضور ﷺ پر نور ﷺ کے ساتھ ہوگی۔ سلام ہو تم پر اے بقیع الغرقد والو سلام ہو تم پر اے برگزیدہ جماعت جن کیلئے رات کی ظلمتوں میں شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین نے احکم الحاکمین کے ارشاد پر دعائیں کیں۔ تم جیسا پاک اور خوش بخت گروہ انبیاء کرام کے بعد کہیں موجود نہ ہوگا، اے پاک طیب وطاہر جماعت اس گنہگار کو بھی نظر کرم سے نوازنا اور اس سیہ کار کی سفارش بھی اپنے محبوب آقا سے کر دینا جن کی شفاعتیں عالم نجات کے کام آئیں گی۔

سمیع الحق غفرلہ　بقیع الغرقد بعد العصر یوم الاحد ۱۱ رشوال ۸۳ھ

۲ رشوال مطابق ۱۴ رفروری:

شیخ عطیہ سالم: مولانا عبداللہ کاکاخیل کے ساتھ جامعہ اسلامیہ کے استاذ شیخ عطیہ سالم (۱) کو تبریک عید اور ملاقات کرنے ان کے گھر گئے قصر سے ملحق سلطانہ نامی ایک چھوٹا سا قصبہ میں ان کا مکان تھا۔

۳ رشوال مطابق ۱۰ رفروری: مسجد نبوی کے مسجد قبا کے یمین میں بیر خاتم ہے جہاں حضور ﷺ کی انگوٹھی گر گئی تھی کنواں اب خشک ہے اور ایک نل قریب لگا ہوا ہے۔ مسجد کے یمین میں بعض صحابہؓ کے مکانات تھے ان کی نشان دہی بھی بعض ساتھیوں نے کی۔ مسجد کے جانب قبلہ کھجور کے باغات ہیں محراب مسجد کے شمال میں ہے اور قبلہ کا رخ جنوب کے سمت ہے۔ اور پشت میں شمال ہے۔ مسجد قبا کے مشرق میں قبرستان ہے مسجد کے محراب میں دو رکعت پڑھے کشف نامی طاق میں دعا کی بذریعہ ٹیکسی قباء سے واپسی ہوئی۔ بعد از عصر مسجد نبوی میں جناب فرید الوحیدی سے ملاقات ہوئی کل مولانا انعام کریم کے ہاں مدرسہ میں ان سے ملاقات ہوئی تھی۔

۱۶ رفروری: حسب موعد ۴ بجے مولانا انعام کریم صاحب کی جگہ جناب فرید الوحیدی اور مولانا خالد سیف اللہ سے ملاقات ہوئی دونوں والد ماجد اور مولانا کاکاخیل کے والد ماجد مولانا نافع گل کے زمانہ تدریس دیوبند کے شاگرد ہیں اور دور ماضی کی باتیں سناتے رہے اور اپنے دونوں اساتذہ سے تعلق اور محبت کا اظہار کرتے رہے، مولانا فرید الوحیدی سے حضرت مولانا حسین احمد مدنی قدس سرہ کے بھائی جناب سید محمود صاحب کے ہاں جانے کا وقت طے ہوا مگر موقع نہ ملنے کی وجہ سے نہ جاسکے۔

---

(۱)　ان کا تعارف آگے آرہا ہے

<u>سید محمود مدنی کا فارم :</u> البتہ برادر عزیز مولانا سید محمد ارشد مدنی صاحب صاحبزادہ حضرت شیخ الاسلامؒ ایک دن ان کے فارم میں لے گئے عجیب پرسکون فضا تھی، برادر عزیز مولانا ارشد مدنی سے معلوم ہوا کہ کچھ دن قبل فلسطینی مجاہد رہنما جناب یاسر عرفات روپوشی کے دوران اس باغ میں مقیم رہے، اس نورانی فضا میں ہم نے ٹیپ ریکارڈ پر شاعر عرب شوقی مرحوم کا حضور اقدسؐ کے بارے میں والہانہ کلام سنا، سوئمنگ پول یا باغ کے تالاب کے کنارے شاعر کا نعتیہ کلام

سبحان اللہ! ولد الھدی فاالکائنات ضیاء وفم الزمان تبسّم وثناء

فاالروح وملأ الملائک حوله والعرش يهزوا والحظيرة تزدهی

للدین والدنیا به بشراء

اور نعتیہ کلام سنانے والی عالم عرب کو اپنے ساحرانہ آواز سے مسحور کرنے والی مصر کی ام کلثوم تھیں۔ مدینہ منورہ کی فضاء شوقی مرحوم کی پرحقیقت منقبت سرائی اور ام کلثوم کا وجدآفرین جگر پاش انداز بیان۔ سبحان اللہ

بعد از عصر شیخ عباسی کے ہاں ختم خواجگان اور روحانی مجلس میں شرکت کی، آج مسجد نبوی میں افغانستان کے حضرت نور المشائخ کے بھائی جناب محمد صادق مجددی سے بھی ملاقات ہوئی۔

<u>۱۷ ر فروری:</u> ٹیکسی میں جامعہ اسلامیہ گئے قصر سلطانہ سے گزرے جامعہ وادی عقیق کے ساتھ ہے، سامنے جبل احد ہے۔

<u>جامعہ کے شعبے:</u> جامعہ کا ایک سرسری چکر لگایا بعض عمارات اور دفاتر پر تعارفی بورڈ اس طرح لکھے ہوئے تھے۔

قائمة المدرسین (مدرسین کی آرام گاہ الصندوق (خزانہ) الملفات (ریکارڈ روم)

الممثل المالی (نمائندہ مالیات) النساخ (خط و کتابت)

مامور المشتریات والترحیلات (خرید و فروخت ٹرانسپورٹ)

المحاسبہ (حساب چیکنگ) مدیر الشئون المالیہ (ناظم مالیات) مدیر الشئون التعلیمیہ (ناظم تعلیمات

مدیر الادارہ (ناظم اعلیٰ) الامین العام (جنرل سیکرٹری، شیخ عبودی) نائب الرئیس (وائس چانسلر)

امین المستودع (سٹور کیپر)

<u>بدویانہ زندگی اور ماحول:</u> جامعہ میں کچھ دیر قیام کے بعد جناب عبداللہ کاخیل اور مولانا حسن جان کے ساتھ اطراف مدینہ رحوالی مدینہ اور باغات اور زرعی فارموں میں جاکر مدینہ طیبہ کے بدویانہ زندگی دیکھنے کا پروگرام بنا تھا چل پڑے غزوہ احد میں بنی غطفان وقریش کی لشکر گاہ، بیر عثمان (زراعتی جگہ) مجمع السیل وادی بطحاء وعقیق وغیرہ کی ساتھیوں نے نشاندھی کی۔ یہاں کی صورت حال کی قرآن کریم نے ان الفاظ میں نشان دہی کی ہے اذ

جاء و کم من فوقکم ومن اسفل منکم ۔میرے دائیں جانب فوق اور بائیں اسفل وادی ہے میں مجمع السیل میں کھڑا ہوں' گھومتے پھرتے کھجور کے باغات جو والنخل بسقت کا مصداق ہیں جگہ جگہ حظیرات جو فکانوا کھشیم المحتضر کا نقشہ پیش کرتے ہیں، ایک عجیب بدویانہ اور سادہ ،فطری زندگی۔ایک جگہ قہوہ خانہ تھا، انڈے کھائے، جو راستہ میں بدوعورتوں سے خریدے تھے،ظہر کی نماز جبل احد کے دامن میں ایک باغ میں پڑھائی کیمپ میں تیل سے چلنے والے واٹر پمپ جن کی آواز ٹک ٹک سے گردوپیش کی خموشی اور سکون میں ایک پرُ کیف ارتعاش پیدا ہوتا رہتا ہے، کئی جگہ عرب گھرانے اپنے اہل وعیال کے ساتھ پکنک منانے آئے تھے۔

احد کا نقشہ: احد کے میدان جہاد کا نقشہ مولانا حسن جان نے تفصیل سے سمجھایا جس کا وہ بہت تحقیق اور تجسس سے کتابوں کی روشنی میں سروے کر چکے تھے، یہ جبل رماۃ ہے، یہ کفار کا معسکر ہے، یہ لشکر صحابہؓ کا محل وقوع ہے اوپر پہاڑ ہیں اوپر وہ دھانہ ہے جہاں حضور اقدس ﷺ کو پناہ دی گئی آج اسے دور سے دیکھا، ساتھی مولانا حسن جان اور عبداللہ تھکے ہوئے تھے اس لئے کسی اور وقت اوپر جائیں گے انشاء اللہ حضرت سید الشہداء سیدنا حمزہ اور صہیب اور دیگر شہداء کے مزارات پر فاتحہ پڑھی، عصر کی نماز وہاں ایک جدید تعمیر شدہ مسجد، مسجد عثمان میں پڑھی بعد از عصر شام کے قریب مسجد نبویؐ آئے واپسی میں مسجد غمامۃ کیساتھ اترے دور سے سقیفہ بنو ساعدہ دیکھا امام مالک کا گھر اور مسجد (۱) وغیرہ بھی دیکھی اس سے قبل ان ساتھیوں نے نبی کریم علیہ الصلوۃ والسلام کے والد ماجد سیدنا عبداللہ کی تربت بھی دکھائی تھی ان کا مکان اب حکومت نے مقفل کر دیا ہے۔

۶رشوال ۱۸رفروری: بعد از عصر ترکی دوست جناب علی سرتر اصرار سے اپنی جگہ لے گئے ترکی رباط میں رہتے ہیں، بہترین چائے پلائی ، یہ ترکی کے رہنما سعید نوری کی تحریک اخوان نور کے مخلص اور پرُ جوش نوجوان ہیں۔اب جامعہ میں پڑھنے آتے ہیں۔جس دن ہم حرم نبوی پہنچے وہاں کے اعتکاف کرنے والے نوجوانوں میں ان س تعارف اور دوستی ہوئی، علی نے اپنے رہنما سعید نوری کے بعض رسائل بھی دیئے ، ایک صلغری دیا۔جس پر لکھا تھا اتق شرّ من احسنت الیہ (جس سے نیکی اور احسان کیا اسکے شر سے ڈرتے رہو۔مسجد نبویؐ سے باہر کتابوں کے تاجر شیخ نمنکانی سے ملے ان کے مکتبہ سے کتابوں کے سلسلہ میں معلومات حاصل کیں بعد از ظہر مکان میں آکر استراحت کی۔

---

(۱) یہ نقشہ یہ درو دیوار اور یہ نشانیاں نئے زمانے اور نئے حکمرانوں کی ستم ظریفوں کی وجہ سے اب خواب وخیال بن گئی ہیں۔ مدینہ بدل گیا کچھ تو توسیع حرم کچھ بڑے بڑے تجارتی پلازوں۔ اکثر امراء عرب اور رؤسا کی ہوس دولت وزر کی خاطر جدید پر تعیش ہوٹلوں اور رہائش گاہوں میں بدل گیا۔

خزاں رسید وگلستاں باں جمال نماند　　سماع بلبل شوریدہ رفت وحال نماند

نشان لالہ ایں باغ از کہ می پرسی　　بروکہ آن چہ تو دیدی بجز خیال نماند

۷رشوال ۱۹رفروری:

شیخ ناصرالدین البانیؒ : رات کو بعد از عشاء برادرم عبداللہ نے شیخ ناصرالدین البانی سے تعارف کرایا۔ میں نے کہا کہ حضرت آپکے احوال تو بہت سنے ہیں، جامعہ کے طلبہ سے آپکا بہت ذکر سنتا رہا ہوں فرمایا: **تسمع بالمعیدی خیر من ان تراہ** شیخ جامعہ میں حدیث شریف کی کتاب سبل السلام شرح بلوغ المرام کی کچھ جلدیں اور مسلم شریف کا کچھ حصہ پڑھاتے ہیں۔ شیخ نے البانیہ سے ہجرت کی، والدین کیساتھ شام کے شہر دمشق میں قیام کیا۔ وہاں کے بعض علماء کے اثرات سے غیر مقلد ہو گئے جبکہ والد البانیہ کے علماء کے طرح پکے حنفی تھے، وہ کسی مسئلہ میں تقلید یا جمہور کی آراء کے پابند نہیں، اپنی اجتہاد اور تحقیق کر کے کئی مسائل میں شاذ رائے قائم کرتے ہیں۔(۱) انہوں نے اکثر صحاح ستہ اور کتاب الادب المفرد للبخاری کی احادیث کو صحیح اور ضعیف میں تقسیم کر لیا ہے۔ جبکہ جمہور علماء حدیث وفقہ اس کو بے جا داخلت سمجھ کر ناپسندیدہ قرار دیتے ہیں۔ مصر کے ایک عالم نے اس تقسیم صحیح وضعیف کی رد میں ایک مستقل کتاب چار جلدوں پر مشتمل لکھی ہے۔ **التصریف باوھام من قسم السنن الی صحیح وضعیف** پر لکھی

قبل از دوپہر حضرت شیخ عباسی کے ہاں مجلس رہی، ان کے ملفوظات تحریر کیئے اور انہیں سنائے، سن کر بہت متعجب اور خوش ہوئے۔

۸رشوال ۲۰رفروری:

دروس میں شرکت کا تحریری اجازت نامہ:

صبح جامعہ اسلامیہ کے بس میں رفقاء کے ساتھ جامعہ جانا ہوا۔ جامعہ کے ادارہ تعلیمات نے تحریری اجازت نامہ دروس میں شریک ہو کر استفادہ کرنے کا دیا۔ پہلے دو گھنٹوں میں میں نے رفقاء کے کمرہ میں بیٹھ کر علامہ سمھودی کی

---

(۱)　ہمارے اس وقت کے قیام مدینہ کے ساتھی حضرت علامہ مولانا حسن جان شہید۔ ان کے چہیتے تلامذہ میں سے تھے، انہوں نے اپنی خودنوشت میں ان کے مفردات اور شذوذ کے بارے میں لکھا ہے کہ وہ کئی مسائل میں جمہور سے ہٹ کر رائے اختیار کرتے تھے، حیض کے خون کے علاوہ ان کے نزدیک باقی خون پاک ہے، شراب پاک ہے، (یعنی ناجائز ہے مگر نجس نہیں) حلقہ کی شکل میں بنے ہوئے سونے کے زیورات عورتوں کیلئے حرام سمجھتے تھے۔ مثلاً بالی، ہار وغیرہ۔ عورتوں کیلئے چہرے اور ہاتھ چھپانے کے قائل نہیں تھے۔ اسی طرح حج کے مسائل میں بھی ان کے متفردات تھے۔ وہ وسعت صدر کے ساتھ ریت پر بیٹھ کر تلامذہ کیساتھ بحث ومباحثہ کرتے تھے عموماً غیر مقلدین ائمہ اربعہ کے بارہ میں بے ادبی کرتے ہیں، مگر وہ واقعی غیر مقلد ہو کر بھی بے ادب نہیں تھے۔ مگر تفردات کی وجہ سے بالآخر حکومت نے انہیں الگ کر دیا اور وہ ۱۴۲۲ھ میں جلاوطنی کے حال میں اردن میں وفات پا گئے۔ اس سے قبل شام سے وہاں کی کمیونسٹ پارٹی نے انہیں ملک بدر کر دیا تھا۔ سعودی عرب کے فیصل ایوارڈ سے بھی انہیں نوازا گیا۔ ہمیں اللہ تعالیٰ نے ان کے ساتھ بعض علمی رحلات (خیبر فدک وادی القریٰ) میں رفاقت کا موقعہ ملا تو کئی ایک انفرادی آراء کا عملی مظاہرہ دیکھنے میں آیا جس کی تفصیل آگے آ رہی ہے۔

کتاب القری تھا صدام القری کا مطالعہ کیا پھر جامعہ کے درس گاہ میں عبداللہ' حسن جان اور عبدالرزاق کے ساتھ شیخ ناصرالدین البانی کی کلاس میں شرکت کی' وہ بلوغ المرام کی شرح سبل السلام پڑھا رہے تھے' اوقات صلوۃ خاص کر وقت جمعہ پر تقریر تھی' جسے میں نے تذکار حرمین نامی کاپی میں نقل کرلیا۔ طلبہ کے نقد و جرح اور بحث ومباحثہ کی وجہ سے استاذ کو کھل کر تقریر کا موقع نہ ملا' استاذ کا تحمل' صبر' حوصلہ اور علمی شغف قابل دید تھا۔

بعض دیگر اساتذہ: اس کے بعد دوسرے پیریڈ میں دوسرے استاذ شیخ اشقر کی کلاس میں شرح ابن عقیل پر انکا درس سنا' شیخ عمر الاشقر فلسطینی ہیں' جامعہ کا طرز تعلیم اور نظام تعلیم عصری درسگاہوں جیسا ہے۔ مگر بحمدللہ ایک گونہ یہاں کی طالب العلمی نصیب ہوئی۔ مدینہ العلم میں سرزمین علم پر اتنی طالب علمی بھی سعادت عظمیٰ ہے۔

۹رشوال ۲۱رفروری:

صبح حضرت شیخ کے ہاں مختصر مجلس رہی۔ جمعہ کیلئے تیاری کی گئی۔ مردان کے حاجی سرفراز خان صاحب' کے ساتھ بات چیت رہی' نماز جمعہ شیخ عبدالعزیز صالح' امام جمعہ کے نائب نے پڑھائی مگر شیخ صالح والی بات نہیں تھی۔ لکھا ہوا خطبہ پڑھ کر سنایا۔ انڈونیشیا جاوا وغیرہ کے حجاج کی کثرت تھی۔

رہائش گاہ میں پرسوز محفل قراءت: بعد از ظہر اپنی رہائش والے مکان میں قاری خلیل الرحمٰن اور دیگر رفقاء برادرم حسن جان' عبدالرزاق' عبداللہ' برادرم سربازی صاحب وغیرہ کے ساتھ نشست رہی' قاری صاحب کی پرسوز تلاوت سنی بعد از عشاء قاری صاحب کی حرم شریف میں تلاوت ہوتی ہے۔ سامعین کا بڑا مجمع لگ جاتا ہے۔ پھر بذریعہ کار سب ساتھی جامعہ گئے' رات گئے چاندنی رات میں وادی عقیق اور ثنیۃ الوداع کے راستے پیدل مدینہ طیبہ واپس ہوئے۔ عقیق کی وادی میں چاندنی رات میں یادگار مجلس رہی۔ عبداللہ صاحب نے غلطی سے مدینہ کے لمبے چوڑے راستے پر ڈال دیا۔

۱۰رشوال ۸۳ھ ر ۲۲رفروری بروز ہفتہ:

بعد از ظہر مسجد قباء جا کر نوافل ادا کئے اور پیدل واپس ہوئے۔

مولانا بدرعالم میرٹھی کی مجلس میں: بعد از عصر حضرت مولانا بدرعالم میرٹھی مہاجر مدینہ کے ہاں گئے۔ مجلس بھری ہوئی تھی' قاری خلیل نے سورۃ واقعہ کی تلاوت کی۔ ایک اور شخص نے سورۂ واقعہ پر مولانا شبیر احمد عثمانیؒ کے فوائد سنائے۔ مولانا بدرعالم درمیان میں مزید تشریح کرتے جاتے تھے۔ جنت اور دوزخ کا عجیب نقشہ بیان کیا۔ فرمایا مادیات' نعمتوں اور غذاؤں سے ذکر الٰہی میں غفلت پیدا ہوجاتی ہے اور جنت کی نعمت اعمال صالحہ تسبیح اور ذکر الٰہی سے حاصل ہوتی ہے۔ اسکے وجہ سے وہاں غفلت اور سستی نہیں ہوگی۔ یہ تحقیق مجدد الف ثانیؒ کی ہے' پھر قاری خلیل صاحب سے مزید تلاوت اور قراءت کا اشتیاق ظاہر کیا تو قاری صاحب نے ایک اور رکوع کی تلاوت کی۔ حاضرین میں زیادہ تر

جنوبی افریقہ کا گجراتی حلقہ تھا' قبل از اذان ہم نے اجازت چاہی' فرمایا آج عمومی مجلس کی وجہ سے آپ حضرات سے خصوصی باتیں نہ ہوسکیں' پھر کسی روز ضرور تشریف لائیں۔ مولانا کے ساتھ قریبی المباری میں شرح المواھب' تفسیر ابن کثیر وغیرہ کی کتابیں رکھی تھیں مجلس میں حاجی فرید الدین صاحب اور انکے بچے دست بستہ خدمتگاروں کی طرح کھڑے تھے' آج پاکستان سے رفقاء اور اقارب کے خطوط ملے۔ والد ماجد کے خط کا انتظار رہے۔ بعد از عشاء کا زبیۃ الظھور نامی قہوہ خانے میں بیٹھ کر عربوں کی خفیف چائے پی۔ جاتے وقت راستہ میں سقیفہ بنوساعدہ کا محل وقوع دیکھا جس میں آج کل ایک شکستہ اور خستہ حال سا قہوہ خانہ تھا۔

۱۱رشوال ۸۳ھ/ ۲۳رفروری بروز اتوار:

علامہ شیخ شنقیطی کے درس میں:

صبح جامعہ اسلامیہ گئے اور شیخ ناصر الدین البانی کے علاوہ الشیخ المفسر علامہ شیخ محمد امین شنقیطی کے درس میں بھی شرکت کی۔ شیخ محمد الامین الشنقیطی مالکی افریقہ کی ریاست موریطانیہ کے شنقیط قبیلہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ جہاں کے تمام لوگ قوت حافظہ میں شہرت رکھتے ہیں۔ شیخ کو تمام مروجہ علوم بالخصوص تفسیر پر بڑا عبور ہے۔(۱)

آج شیخ شنقیطی تفسیر فتح القدیر للشوکانی کا درس دے رہے تھے۔ آیت کریمہ **جعل الله الكعبة البيت الحرام قياماً للناس** کی تشریح کرتے رہے۔

میں نے خلاصہ نوٹ کرلیا ____ اس سے قبل شیخ البانیؒ اپنی کلاس میں الباعث الحثیث شرح اختصار الحدیث ص ۸۹ مصطلح الحدیث کا درس دے رہے تھے ____ عصر تک آرام کیا' عصر کے بعد بقیع الغرقد کی زیارت کی ____ بعد میں شیخ عباسی کی مجلس میں شرکت کی۔ قاری خلیل صاحب نے حاضرین کو تلاوت سے محظوظ کیا۔

شیخ علوی مالکی سے ملاقات: شیخ عباسی کے مکان سے نکل رہے تھے کہ عالم عرب کے عظیم محدث اور شیخ علوی مالکی مکی کی زیارت ہوئی۔ یہ مکہ مکرمہ اور سعودی عرب کے بڑے مشائخ میں سے ہیں۔ ان سے مصافحہ کا شرف حاصل ہوا(۲)۔ وہ شیخ عباسی سے ملنے آئے تھے۔ اس سے قبل میری حرم نبوی کے روضہ مبارکہ میں ان کے فرزند شیخ محمد علوی مالکی سے ملاقات ہوئی تھی' رات کو استاذ عبدالقدوس انصاری کے مدینہ منورہ پر کتاب آثار المدینۃ الشریفۃ کا مطالعہ کیا۔

---

(۱) شیخ کے تفسیر اضواء البیان فی ایضاح القرآن نے علمی دنیا میں بڑی شہرت پائی ہے۔ مولانا حسن جان شہید نے اپنی یادداشتوں میں شیخ پر تفصیلی روشنی ڈالی ہے۔ انہوں نے ان کی تصانیف **منع المجاز فی المنزل للتعبد والاعجاز** اور **دفع ابهام الاضطربه عن آيات الكتاب** - **الايضاح على شرح مراقى الفلاح** وغیرہ کا بھی ذکر کیا ہے۔

(۲) بعد میں الحمدللہ مکہ مکرمہ میں نہ صرف ان سے ملاقاتوں اور استفادہ کا موقع ملا بلکہ حضرت شیخ نے اپنے اعلیٰ ترین اسانید احادیث سے بھی نوازا جس کا ذکر ان شاء اللہ آگے آئیگا۔ (س)

۱۲رشوال ۸۳ھ ر ۲۴رفروری بروز پیر:

صبح صبح برادرم عبداللہ کی معیت میں جامعہ کی بس میں جامعہ گئے۔

شیخ شیبۃ الحمد: الشیخ عبدالقادر شیبۃ الحمد کے درس سے استفادہ کیا۔شیخ ''اجماع'' پر اپنا محاضرہ سنا رہے تھے۔ اس کے بعد شیخ ناصرالدین البانی کی کلاس میں سبل السلام شرح بلوغ المرام پر ان کا درس سنا۔ظہر کی نماز واپس آ کر ہم نے مسجد نبویؐ میں پڑھی۔عصر سے مغرب تک روضہ من ریاض الجنۃ میں سنۃ اعتکاف کی نیت سے بیٹھا رہا۔

نمنکانی کا کتب خانہ: مغرب کے بعد حرم کے قریب شیخ نمنکانی کے تجارتی کتب خانہ گیا اور مندرجہ ذیل کتابیں خریدیں۔ **وفاء الوفاء للسمهوری. تقريب التهذيب. المستطرف . صيد الخاطر. المقاصد الحسنة.** وغیرہ طے پایا کہ قیمت ستر ریال کے عوض پاکستانی ۱۰۰ روپے۔حضرت مولانا بنوریؒ کے ذریعہ ادا کئے جائیں گے۔مغرب کے بعد شیخ محمد امین الشنقیطی سے مسجد کے کھلے صحن میں ملاقات رہی اور کچھ دیر تک ان کے عالمانہ کلام سے مستفید ہوا۔

۱۳رشوال ۸۳ھ ر ۲۵رفروری بروز منگل:

جامعہ اسلامیہ جا کر شیخ شنقیطی اور شیخ البانی کے دروس میں شرکت کی۔آتے وقت بحری جہاز میں مسقط سے بحرین تک رفیق سفر شبیر بن حسین کا خط ملا۔مسقط کا یہ مسافر غریب قلی ہے مگر حسن اخلاق اور جوہر انسانیت اس سے ٹپکتی رہی۔اس تھوڑے عرصہ کے حسن خلق کی وجہ سے ہم نے باہمی خط وکتابت کا وعدہ کیا تھا جو اس نے پورا کر دکھایا____

شیخ عباسی کا مجلس تصوف:

عصر کے بعد شیخ مدنی کی مجلس تصوف وسلوک میں شریک ہوئے۔مراقبہ کے لئے انہوں نے پہلی صف میں اپنے پہلو میں بٹھایا اور مراقبہ میں خصوصی طور پر اور بار بار پوری توجہ سے نوازتے رہے مگر ہائے دل سنگ دل کا کیا کہنے' سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ ہی اسی خصوصی لطف وکرم سے دل زندہ بنادے____ **اللهم افتح قلوبنا بذكرك**____ مغرب کے بعد مسجد کے مغربی کھلے حصہ میں برادرم حسن جان نے بہت سارے خطوط دیئے جو پاکستان سے اعزہ واحباب کے ملے تھے' ہماری ڈاک صندوق البرید کے ذریعہ آتی ہے' جو ان احباب نے اپنے لئے مخصوص کیا ہے۔

علامہ احسان الٰہی ظہیر کا ذکر:

یہ نامہ بری کا م بسا اوقات برادرم احسان الٰہی ظہیر بڑی محبت سے کرتے ہیں اور ڈاک عصر کے بعد مسجد میں دے جاتے ہیں۔میں اسے اللہ کا بھیجا بلا تنخواہ ڈاکیہ کہہ کر چھیڑ بھی لیتا ہوں مگر وہ اس سے بھی لطف اٹھاتے ہیں۔میں نے کہا کہ آپ کے بارہ میں تو یہ شعر کہا گیا ہے۔

وتبدی لک الایام ما کنت جاھلاً . ویاتیک باالاخبار من لم تزود

وہ جامعہ مدینہ میں پاکستان سے آنے والے اہل حدیث طلبہ میں سے ہیں اور حرم شریف میں تعلیمی اور دعوتی خطابات کے مجاز طلبہ میں سے ہیں اور اپنی فصاحت وبلاغت کا نشتر کبھی کبھی بڑی بیدردی سے ائمہ اربعہ تقلید اور تقلید پر چلاتے ہیں۔شاید اس وجہ سے جامعاتی حلقوں کے چہیتے ہیں ____ عشاء کے بعد برادرم عبداللہ کاکاخیل اور مجھے شیخ ناصر الدین البانی کی اپنی گاڑی میں اپنے نئے گھر لے گئے اور رات گئے تک طویل علمی مجلس رہی۔

<u>شیخ البانی سے علمی نوک جھونک:</u>

آج کاکاخیل نے میرے والد اور دارالعلوم کا بھی تفصیلی تعارف کرایا۔زیادہ تر موضوع تقلید اور اجتہاد رہا' شیخ بڑی لگن سے تقلید سے بیزار ہوکر تحقیق واجتہاد اور ذاتی بصیرت سے رائے قائم کرنے پر زور دیتے رہے۔مجلس میں ہم دونوں بڑی بے تکلفی سے شیخ سے بحث ومباحثہ میں ان سے اختلاف کرتے رہے۔میں جامعہ کا باضابطہ طالب علم تو نہیں تھا' ایک مہمان کو علم پروری کی وجہ سے مشائخ نے شرکت کی اجازت دی تھی' اس لئے میں رسمی بندشوں اور ضابطوں سے آزاد تھا' اس لئے زیادہ آزادی اور جرأت سے شیخ سے نوک جھونک کرتا رہا' عبداللہ صاحب بھی اپنے روایتی کاکاخیلی مزاج کی وجہ سے کم ہی دبتے تھے۔

<u>۱۴رشوال ۸۳ھ ر ۲۶رفروری بروز بدھ:</u>

<u>مسجد جمعہ (۱):</u> مسجد جمعہ کی زیارت کی جسے معالم دار الھجرہ وآثار المدینہ میں دی گئی تفصیل کے مطابق پایا' حکومت نے اس کا رنگ و روغن کرایا ہے' نیا پلستر اور سفیدی کی گئی ہے۔مغربی جانب دیوار سے اوپر سیڑھیاں گئی ہیں۔ چڑھ کر اوپر گئے' مسجد کے چاروں طرف اب کسی صاحب کا باغ اور کوٹھی ہے' باغ کے شمال میں ایک غیر مسقف (کھلا) چھوٹی سی مسجد ہے' جو بنی النجار کو منسوب ہے۔جن کی بچیاں حضورﷺ کی آمدِ مدینہ کے موقع پر

---

(۱) قبا سے کچھ فاصلہ پر مدینہ منورہ کے راستہ میں قبیلہ بنوسالم آباد تھا۔جب سید الکائنات فخر موجوداتﷺ کی مدینہ طیبہ تشریف آوری ہوئی تو قبا میں چودہ روزہ قیام کے بعد جمعہ کے دن مدینہ طیبہ کو روانگی ہوئی تھی۔ابھی آپ قبیلہ بنوسالم بن عوف میں پہنچے تھے کہ جمعہ کی نماز کا وقت آ گیا' اور فرضیت جمعہ کا حکم بھی یہیں نازل ہوا' اور اسی مقام پر آپﷺ نے نماز جمعہ ادا فرمائی۔ورودِ مدینہ طیبہ کے بعد یہی آپ کا سب سے پہلا جمعہ تھا۔بعض علماء مورخین نے قبیلہ بنوسالم کی دو مسجدوں کا ذکر کیا ہے۔ایک تو مسجد عتبان بن مالکؓ والی اور دوسری مسجد جمعہ۔اور یہ مسجد' مسجد جمعہ سے چھوٹی تھی' مسجد جمعہ کو مسجد الوادی اور مسجد عاتکہ بھی کہا جاتا ہے۔امتدادِ زمانہ کے باعث اس کی عمارت بوسیدہ ہوکر گر پڑی تھی جسے ۹۰۰ھ میں بعض عجمی لوگوں نے تعمیر کیا۔اس کا طول شمالاً جنوباً ۳۰ فٹ اور عرض شرقاً غرباً ۲۵ فٹ' پھر جب اس کی چھت خراب ہوگئی تو اس کی تجدید شہاب الدین قاوان نے کی تھی۔(تاریخ مدینہ وفاء الوفا جلد۲ ص ۳۲)

ع نحن بنات من بنی النجار یا جنداً محمداً من جار اور طلع البدر علینا من ثنیة الوداع کے ابدی اور سرمدی کلمات گا کر استقبال کر رہی تھیں۔ مسجد جمعہ کے جنوب کی طرف شیخ حسن شربتلی کی بلڈنگ ہے، جو جدہ کے کوئی تاجر ہیں۔ سال میں ایک آدھ مرتبہ ہی اس کوٹھی میں آتا ہے۔

<u>بیر غُرس (۱):</u>

یہاں سے قریہ قربان اور بستان غرس ہو کر بیر غرس گئے جس کے مبارک اور پاک پانی سے حضور اقدس ﷺ کی وفات پر ان کے جسد اطہر کو غسل دیا گیا تھا کنویں کو صاحب معالم الہجرہ اور آثار مدینہ تفصیل کے مطابق پایا غربی جانب کی سیڑھیوں سے ہو کر ہم کنویں میں اترے۔ سیڑھیاں تیرہ ہیں۔ اب کنواں معطل اور خشک ہے مگر مشرقی جانب کے چشمہ یا کنویں کے سوتوں کا پانی جمع ہو گیا ہے، ہم نے کنویں کے اندر اس پانی سے وضو کیا، دل و دماغ اور آنکھوں کو بھی اس پانی سے تر کیا۔ اس کنویں کو تو اپنی قسمت پر دنیا بھر کے کنوؤں پر ناز کرنے کا حق ہے، کنویں کی منڈھیر سے موجودہ خشک عمق تک تیس لائنیں میں نے گنیں۔ سیڑھیاں شمال کے کونے سے قبلہ رخ اترتی ہیں، پانچ سیڑھیاں اترنے کے بعد پھر مغرب کی طرف سے سیڑھیاں جاتی ہیں۔ کتابوں میں کنویں کے مشرق شمال میں جس چھوٹی سی مسجد کا ذکر ہے، وہ اب ویران ہے مگر دیواریں موجود ہیں ہم نے اس میں دوگانہ پڑھے اور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ زیارات مقدسہ کی برکات سے نواز دے۔ کنویں سے جنوب میں ذرا فاصلہ پر ایک دوسرا کنواں تھا جس پر تیل کا پمپ لگا ہوا تھا، وہاں ایک تکرونی سیاہ فام عورت جو کھیتی باڑی والی تھی، نے اپنے اس کنویں کو بیر غُرس بنا دیا۔ ہم نے اس سے مرغی کے نرخ کا پوچھا، تو اسی نے چھوٹی سی مرغی کا چار ریال بتایا۔

---

(۱) یہ کنواں مسجد قبا سے تقریباً نصف میل کے فاصلہ پر شمال مشرقی جانب موضع ''قربان'' میں واقع ہے۔ اس کا پانی بہت زیادہ اور گہرا سبزی مائل تھا۔ اس میں اترنے کیلئے زینہ بھی تھا، سرور کونین رحمت دارین ﷺ نے ایک دفعہ ارشاد فرمایا: میں نے آج کی رات بہشت کے کنوؤں میں سے کسی کنوئیں پر صبح کی ہے، چنانچہ صبح ہوتے ہی آپ ﷺ بیر غُرس پر تشریف لے گئے۔ اور وہاں اس کے پانی سے وضو فرمایا اور اس میں لعاب مبارک بھی ڈالا۔ ایک بار آپ ﷺ کو شہد تحفہ میں پیش کیا گیا۔ آپ ﷺ نے اس میں سے کچھ نوش فرمایا اور کچھ کنوئیں میں ڈال دیا ____ ابن ماجہ نے نبی کریم ﷺ کا یہ ارشاد روایت فرمایا ہے، کہ ''آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب میری موت واقع ہو جائے تو مجھے بیر غُرس کے پانی سے غسل دیا جائے'' سیدنا علی المرتضیٰؓ بھی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا کہ جب میں اس عالم فانی سے سفر کر جاؤں تو مجھے بیر غُرس کے پانی کے سات مشکیزوں سے غسل دیا جائے ____ اسکی گہرائی ۱۴ فٹ اور چوڑائی ۱۵ فٹ۔ پہلی بار اس کی تجدید ساتویں صدی ہجری میں ہوئی اور پھر شیخ شہاب الدین احمد نے ۸۸۲ھ میں بھی تجدید کی اور اس میں اترنے کیلئے دو طرفہ سیڑھیاں بنوا دیں، ایک باغ کے اندر سے اور دوسری باغ کے باہر سے، اور اس کے پاس مسجد بھی تعمیر کی۔

(تاریخ مدینہ مولانا عبدالمعبود) بحوالہ وفاء الوفاء جلد ۲ ص ۱۴۶۔ معالم دار الہجرہ ص ۱۷۰)

مسجد شمس (۱): وہاں سے پوچھتے پوچھتے ہم مسجد شمس پہونچے' اب مسجد شمس پر کوئی چھت یا قبہ نہیں دیواریں بھی قد کے برابر رہ گئی ہیں' محراب ومنبر بھی ناپید ہے۔ ہم نے اس کے صحن میں دعا کی اور نماز پڑھی۔ بہت سے سیاہ فام تکرونی دوڑتے چلے آئے اور ہر جگہ کی طرح یہاں بھی چمٹ کر یا حاج بخشیش (اے حاجی کچھ دے دو) کے نعرے لگاتے رہے' ہم نے انہیں قرش کا لالچ دے کر ان سے سورۃ فاتحہ اور نماز سنوایا۔ ہمارے رفیق عبدالرزاق (مولانا عبدالرزاق سکندر رئیس جامعہ نیوٹاؤن کراچی) نے انہیں ایک ریال دے دیا' وہاں سے عوالی مدینہ میں کھجور کے گھنے باغات سے ہوتے ہوئے مسجد قباء میں آئے' نماز سے پہلے مسجد سے باہر عربی سادہ طرز کے قہوہ خانہ میں بلاحلیب ابوستہ (بغیر دودھ چھ پیالوں والی) چائے سے تھکاوٹ اتاری مسجد شمس کو ہم نے' معالم دارالھجرہ اور آثار مدینہ کے دیئے گئے تفصیل کے مطابق نہ پایا۔ واللہ اعلم ____ نماز ظہر کے بعد ہمارے دارالعلوم کے پڑھے ہوئے مولوی عبدالعظیم دیروی سے مسجد نبوی میں ملاقات ہوئی' انہوں نے ازراہ اخلاص ومحبت پیشکش کی اگر آپ کو براستہ جدہ واپسی کی اجازت نہ ملی تو ہم سامان سفر اپنے ساتھ کراچی لے جائیں گے۔

۱۵رشوال ۸۳ھ ر ۲۷رفروری بروز جمعرات:

ساتھیوں کے ساتھ جامعہ کے بس میں بیٹھ کر راستہ میں اکیلے مساجد خمسہ اور مسجد فتح کے سامنے اترا۔

مسجد فتح (۲) اور ایک مرد غیب: مسجد فتح کے نیچے جنوب مشرق میں ایک قہوہ خانہ کے نل پر وضو کیا اور مسجد کے جنوبی

---

(۱) اسے مسجد الشمس اور مسجد الفضیح بھی کہا جاتا ہے۔ مسجد قبا سے مشرق کی جانب یہ ایک چھوٹی سی مسجد ہے۔ جو ایک بلند مقام پر سیاہ پتھروں سے بنی ہوئی ہے۔ اس کی لمبائی چوڑائی تقریباً ۱۶ x ۱۶ فٹ ہے۔ جس وقت حضور نبی کریم ﷺ نے بنونضیر کا محاصرہ کیا تھا اور ان کے قریب خیمہ زن ہوئے تھے' تو اس جگہ چھ دن تک نماز ادا فرماتے رہے' بعد ازاں اس جگہ مسجد تعمیر کی گئی' اس کی چھت ندارد ____ شیخ مجد الدین فیروز آبادی کہتے ہیں کہ اس مسجد کا نام جو ''مسجد الشمس'' مشہور ہو گیا ہے' اس شہرت کا کوئی ظاہری سبب تو نظر نہیں آتا' ممکن ہے اس کی وجہ یہ ہو کہ اس مسجد کے قریب مکانات بلند جگہ ہونے کی وجہ سے جب سورج طلوع ہوتا ہے تو اس جگہ پہلے نمودار ہوتا ہے۔ (وفاء الوفا جلد ۲ ص ۳۳۔ جذب القلوب ۱۳۹ از تاریخ مدینہ)

(۲) یہ مسجد سلع پہاڑ کے غربی قطعہ پر واقع ہے' کچھ اور مساجد بھی اسکے قبلہ کی سمت واقع ہیں۔ ان سب کو مساجد فتح کہا جاتا ہے۔ اور عوام الناس انہیں مساجد خمسہ کہتے ہیں۔ (یعنی پانچ مسجدیں جبکہ تعداد پانچ سے زیادہ ہے) مسجد فتح وہی ہے جو سلع پہاڑ کے غربی حصہ پر ہے' اور اس کے صحن کے باہر مشرقی اور شمال جانب تین تین' چار چار زینے چڑھنے کیلئے بنے ہوئے ہیں' اس کے قریب والی دوسری مساجد میں اس طرح کے زینے نہیں ہیں۔ اس کو مسجد الاحزاب اور مسجد اعلیٰ بھی کہا جاتا ہے ____ حضرت جابرؓ سے ایک اور روایت اس طرح مروی ہے کہ محبوب خدا ﷺ مسجد فتح والی جگہ تشریف لائے اور ہاتھ اٹھا کر کفاران قریش کیلئے بددعا فرمائی۔ لیکن وہاں نماز ادا نہیں فرمائی۔ پھر دوبارہ تشریف لائے اور بددعا بھی کی اور نماز بھی ادا فرمائی۔ جسے اللہ کریم نے شرف قبولیت سے سرفراز فرمایا اور اسی وجہ سے اس مسجد کو مسجد فتح اور مسجد احزاب کہا جاتا ہے۔ سیدنا جابرؓ فرماتے ہیں کہ جب مجھے کوئی سخت حاجت پیش آتی ہے تو میں اسی وقت مسجد فتح کی طرف متوجہ ہوتا ہوں اور اجابت کی بشارت پاتا ہوں۔ آثار فتح اور انوار اجابت اس مسجد مقدس کے اندر اور اطراف میں عیاں اور ہویدا ہیں۔ اسکے دائیں جانب ایک وادی ہے جسے سیح کہتے ہیں۔ اسمیں کھجور کے باغات ہیں۔ یہ ایک پُر فضا مقام ہے۔ دعا کیلئے حضور اقدس ﷺ شمالی زینہ سے مسجد میں داخل ہوئے تھے' چند قدم آگے بڑھ کر دعا میں مصروف ہو گئے تھے۔ آپ ﷺ مسجد کے صحن میں محراب کے مقابل کھڑے ہوئے تھے۔

سیڑھیوں سے مسجد قبا میں آیا اور معالم دار الھجرۃ کی نشاندھی سے حضور اقدس ﷺ کے مقام مأثور پر دوگانہ ادا کیا۔ مناجات مقبول کی دعائیں پڑھیں کہ اتنے میں ایک خستہ حال پراگندہ بال بزرگ آکر ساتھ بیٹھ گئے اور مجھ سے سورۃ احزاب پڑھنے کی خواہش ظاہر کی۔ پاکٹ سائز کا مصحف کریم میری جیب میں تھا' میں نے نکال کر سورۃ احزاب کی تلاوت کی مجھے بھی عجیب لطف وسرور آیا اور اطمینان محسوس کیا کہ ''قصہ زمین برسر زمین'' والی بات تھی قرآن کریم کے جنگ احزاب کے بارہ میں سارے نقشے اسی زمین سے متعلق تھے سورہ ختم ہونے کے بعد اس بزرگ نے چیخ چیخ کر رونا شروع کیا اور روتے ہوئے مجھے دعائیں دینے لگا' اللہ اکبر وللہ الحمد ___ یقین ہے کہ اس کی مبارک اور جگرسوز اور دل دوز دعائیں قبول ہوں گی کہ یہ شخص حضور ﷺ کے ارشاد مبارک ___ رب اشعث اغبر لواقسم علی اللہ برہ ___ کا مصداق لگ رہا تھا' میں اسے رحمت خداوندی کی ایک بشارت اور فرشتہ غیبی سمجھنے لگا پھر وہ مجھے جبل سلع کے دامن میں لے گیا اور حضور اقدس ﷺ کے مقام دعا کی نشاندہی کی وہ بات کرتے کرتے رونے لگتا تھا' میں نے اس کے جاتے وقت کچھ حقیر سا ہدیہ پیش کرنا چاہا تو وہ ناراض ہوئے اور لینے سے انکار کیا اور کہا کہ میری حاجات میرے مولیٰ کے سامنے ہیں' اس بندے کے ایمان وتوکل اور ابتہال الی اللہ کے حالات دیکھ کر میں نے دعا کی کہ اے اللہ ہم سیہ کاروں پر بھی کچھ نظر عنایت فرما۔ جب آپ نے مجھے حضور ﷺ کو فتح بشارت وقبولیت دعا کے مقام پر حاضری کا موقع دے دیا ہے تو اب ہمیں بھی حضور ﷺ کی غلامی اور حضور ﷺ کی شفاعت سے نواز دے ___ مسجد فتح کی عمارت آثار مدینہ میں لکھے گئے تفصیلات کے مطابق تھے۔ اشراق یعنی ضحوہ کبریٰ (چاشت) کا مبارک وقت سورج کی تیز روشنی مسجد کے اطراف شمال جنوب میں کھجوروں کے باغات ہر طرف خاموشی ایک عجیب پرسکون پرنور فضا اور عجیب منظر اللہ اکبر ___ مسجد کے نیچے ایک قہوہ خانہ اور دو ایک بنگلے ہیں۔ مسجد فتح کے جنوب میں نیچے سلمان فارسی (۱) کے نام سے

---

(۱) مسجد فتح کے قریب قبلہ کی جانب (جنوب کو) پہلی مسجد مسجد سلمانؓ فارسی کے نام سے شہرت پذیر ہے اور اسکے قریب بجانب قبلہ جو مسجد ہے اس کا نام مسجد علی ہے اور جو مسجد پہاڑ کے دامن میں ہے اور سب سے چھوٹی ہے اسکا نام مسجد ابوبکرؓ ہے۔ ان مساجد کی نسبت ان حضرات کے اسم کی طرف ہونے کا سبب معلوم نہیں ہوسکا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جنگ احزاب کے موقع پر ان حضرات کے مقامات ان جگہوں پر تھے۔ اور حضور اکرم ﷺ نے ان لوگوں کے پاس تشریف فرما ہو کر نماز ادا کی ہوگی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ پہلے پہل ان مساجد کی تعمیر کا شرف حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے حاصل کیا۔ جب انکی تعمیر طول زمانہ اور مرور ادوار کے باعث منہدم ہوگئی تو سیف الدین حسین ابنابی الہیجا جو عبید یمن کے وزیر تھے۔ ۵۷۵ھ میں مسجد اعلیٰ (مسجد فتح) کی تجدید تعمیر کی اور ۵۷۷ھ میں مسجد سلمان فارسیؓ اور مسجد علیؓ کی تعمیر بھی کرائی۔ پھر جب مسجد علی المرتضیٰؓ بوسیدہ ہوگئے تو ۸۷۶ھ میں امیر مدینہ زین الدین ضیغم منصوری نے تجدید کی۔ اسکے قریب مسجد ابوبکر صدیقؓ منہدم ہوجانے کے باوجود اس کی تجدید وتعمیر کی طرف کسی نے توجہ نہ دی' یہاں تک کہ ۱۹۸۲ء میں بعض حضرات نے اس کار خیر میں حصہ لیکر اسکی تعمیر جدید کی۔ مسجد فتح کا طول شمالاً جنوباً ۳۰ فٹ اور عرض شرقاً غرباً ۲۵ فٹ تھا جبکہ مسجد سلمان فارسیؓ کا طول وعرض ۲۱x۲۴ فٹ تھا۔ نوٹ: آج کل اس مقام پر ۶ مساجد ہیں' نہ جانے باقی دو مساجد کی تاریخ کیا ہے۔

(وفاء الوفا' جلد ۱ ص ۱۴۱۔ جذب القلوب ص ۱۶۴ تا ۱۴۹۔ معالم دار الھجرہ ص ۱۳۱)

ایک مسجد ہے تکرونی چھوٹی بچیاں تالیاں بجا بجا کر عربی لہجہ میں ایک خاص دھن کیساتھ سوال کر رہی ہیں ___ مساجد خمسہ میں نفل ادا کرنے اور دعا کرنے کے بعد مسجد کے جنوب میں پھیلے ہوئے باغات سے ہوتے ہوئے۔

مسجد قبلتین (۱):

مشرق کی طرف پہاڑوں' ٹیلوں اور ریت کے تودوں سے گزر کر مسجد قبلتین کی طرف چل پڑا' گاؤں سے باہر سکول کا ایک بچہ جو مدینہ منورہ کے کسی سکول سے آ رہا تھا' ملا اس نے مسجد کی طرف رہنمائی کی ان سے بات چیت میں معلوم ہوا کہ وہ پاکستان سے واقف ہے اور جغرافیہ میں حالات پڑھ چکا ہے' اس نے کہا کہ پاکستان کی آبادی ثمانین ملین (آٹھ کروڑ) ہے اور بھارت کی تعداد بھی بتائی کہا کہ ایوب خان کا نام میں ریڈیو سے سنتا ہوں ہمارے سکول میں ۳۲۰ بچے اور پندرہ اساتذہ میں اور میرے کلاس میں ۳۲ بچے ہیں سنۃ اولیٰ (پہلی کلاس) میں پڑھتا ہوں مجھے مسجد کے دروازہ پر پہونچا کر رخصت ہوا مسجد قبلتین کے جواب میں نماز پڑھی۔ رخ قبلہ صفوف مائل بہ تدویر ہیں محراب کعبہ کے دائیں دیوار کے ساتھ سیڑھیاں چھتری ہیں' سامنے ایک مکبر یہ بنا ہوا ہے جو شاید خطیب یا مکبّر کیلئے ہے' جانب شمال کمرہ کے بائیں جانب دیوار پر محراب شامی کے نشانات ہیں (یعنی قبلہ اول بیت المقدس کی جانب) صحن میں شمال مشرق کو مکبر یہ کا چبوترہ ہے ایک دروازہ صحن کے مغرب میں ہے' اور ایک شمال میں مسجد کے اندر کے حصہ میں قالین بچھا ہے' چھت لنٹر ہے اور چھ ستون ہیں۔ (یہ سطور مسجد کے محراب میں لکھ رہا ہوں) ___

مسجد قبلتین سے فارغ ہو کر وادی عقیق کی راہ سے جامعہ اسلامیہ پہونچا۔ جامعہ کی چھٹی کچھ قبل از وقت ہو گئی تھی۔ عبداللہ صاحب چلے گئے تھے (کیونکہ وہ ہماری وجہ سے ہمارے ساتھ مدینہ کے گھر میں منتقل ہو گئے تھے) مولانا حسن جان اور مولانا عبدالرزاق کی وجہ سے ٹھہرا' کھانا کھایا' نماز پڑھ کر سویا اور بعد از عصر جامعہ کی بس سے مدینہ طیبہ پہونچا۔

مولانا بدر عالم میرٹھیؒ کے نصائح:

بعد از عصر حضرت مولانا بدر عالم کے ہاں حاضری دی مجلس عمومی سنی۔ فوائد القرآن کی سماعت کے بعد مجلس برخاست کی تو مجھے فرمایا۔ مولانا آپ ٹھہریں آپ سے باتیں کرنی ہیں آدھ گھنٹہ تک مولانا نے نہایت شفقت و محبت سے علمی اور دعوتی زندگی کے بارہ میں نصیحتیں فرمائیں۔ فرمایا'' مولوی صاحب! جرح و تعدیل کو

---

(۱) مسجد القبلتین مساجد فتح کے غربی جانب نصف میل کے فاصلہ پر وادی عقیق اور بیر رومہ کے نزدیک واقعہ ہے' یہاں قبیلہ بنو سلمہ آباد تھا۔ آپ ﷺ ام بشر کی عیادت کو تشریف لے گئے۔ حضور اکرم ﷺ کیلئے کھانے کا انتظام کیا گیا۔ کھانا تناول فرمانے کے دوران ام بشر مومنین اور کفار کے ارواح کے احوال دریافت کرنے لگیں۔ یہاں تک کہ نماز ظہر کا وقت آ گیا۔ حضور اقدس ﷺ نے صحابہ کرامؓ کی معیت میں مسجد بنو سلمہ ہی میں نماز ظہر شروع فرمائی۔ ابھی دو رکعات آپ ﷺ نے پوری کی ہی تھیں کہ تحویل قبلہ کا حکم نازل ہو گیا۔ بقیہ دو رکعات کو نماز ہی کی حالت میں کعبۃ اللہ کی طرف رخ مبارک کر کے مکمل فرمایا۔ اسی وجہ سے اس مسجد کو مسجد قبلتین کہتے ہیں۔

اب کیا کریں جس نے اللہ کو پہچانا اس سے ربط قائم کیا اس نے تعدیل کروائی اور جس نے اس سے لگاؤ پیدا نہ کیا' وہ قابل جرح ہے۔ خواہ وہ کتنے علوم کا امام نہ بن جائے اور جس نے رب کو راضی کیا وہی۔ ثقہ . ثقہ . ثقہ' ثلاث مرات (تین دفعہ) ہے۔

محدثین نے جسے ضعیف قوی اور حسن کہا اس میں اب ہمیں کیا مجال ہے' ہمیں اپنی جرح و تعدیل کرنی چاہیے تم نوجوانوں کو منع نہیں کرتا تم اپنے شباب کے گھوڑے خوب دوڑاؤ علم صحیح حاصل کرنے کیلئے تمہارے لئے تحقیق کا میدان کھلا ہے۔ فتر اکضوا خیل الشباب الخ ایسے ہی عالمانہ خیالات سے ڈیڑھ گھنٹہ تک محظوظ فرماتے رہے۔ مولانا کی گفتگو آج کل آخرت اور موت کے ارد گرد گھومتی رہتی ہے۔ اذ رؤ اذ کرا اللہ کے مصداق ہیں (کہ جنہیں دیکھتے ہی خدا یاد آ جاتا ہے' میں نے آج پھر سند حدیث کی اجازت طلب کی فرمایا'' تم اس دربار حرم نبوی اور مسجد حرام خانہ خداوند کریم جب پہونچے ہو تو یہ بہت بڑی بات ہے' یہاں غلط عقیدہ والوں کو جگہ نہیں ملتی' اسے غنیمت سمجھو اور طرف نظریں کیوں اٹھاتے ہو''

مولانا کو اللہ تعالیٰ نے ادبی ذوق اور شعر و شاعری میں اعلیٰ حسِ لطیف سے نوازا ہے کبھی کبھی تو موقع مناسبت سے ایسا شعر پڑھ جاتے ہیں کہ انسان پھڑک اٹھتا ہے۔ جیسا کہ یہ اشعار

مجھے گلچین سمجھ کر باغ سے ناحق کیا باہر
میں اپنے دل کے ٹکڑے چن رہا تھا اپنے دامان میں
دل میں ایک ٹھیس اٹھی آنکھوں میں آنسو بھر آئے
اشک آنکھوں میں رہیں شوق سے گھر ہے ان کا